(آخری قسط)

خلیل ابن احمد فراہیدی

شاہد اسلم، ریسرچ اسکالر، علی گڑھ

خلیل کی چند مخصوص کتابوں پر تبصرہ

کتاب العین: خلیل بن احمد وہ پہلا شخص ہے جس نے عربی زبان کو باقاعدہ ضبط کیا تدوین لغت کی بنیاد ڈالی اور عربی رسم الخط کو موجودہ شکل دی۔ جرجی زیدان لکھتے ہیں "الخلیل اسبق العرب الی تدوین اللغۃ وترتیب الفاظھا علی حروف المعجم قبل الاصمعی وسیبویہ وسواھما من الادباء والنحاۃ" اس فن میں خلیل کی ایک کتاب ہے جو کتاب العین کے نام سے مشہور ہے عربی لغت کی یہ پہلی کتاب ہے جس پر بہت حد تک دوسری لغتیں مبنی ہیں اس میں لغت کے الفاظ، احکام، قواعد اور اس کی شرطوں کو جمع کیا ہے جو اس زمانہ میں معروف ومشہور تھے اور اس کو حروف ہجار پر مرتب کیا ہے اس کتاب کی ایک خاص بات یہ ہے کہ خلیل نے حروف کی ترتیب میں مخارج کا لحاظ رکھا اور مخارج کے اعتبار سے اس کی ترتیب دی سب سے پہلے اس نے حروف حلقیہ کو رکھا پھر حروف لسانیہ کو اس کے بعد حروف شفویہ کو اس کی ابتدا حروف عین سے کی اور انتہا حرف علت سے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ہر حرف کے تحت پہلے ثنائی مادے دیئے گئے ہیں اس کے بعد ثلاثی پھر رباعی اس کے بعد خماسی۔

تیسری خصوصیت ہر مادے سے تقلیب کی ہر ممکن ضرورت سے الفاظ کا اشتقاق رکھا گیا ہے مثلاً مادہ عین، لام، میم کے تحت علم، لمع اور عمل ملتے ہیں اور مادہ د، ب، ب کے تحت دبّ، بدّ وغیرہ ملتے ہیں۔ اس میں حروف کی ترتیب اس طرح ہے۔

ع، ح، ھ، خ، غ، ق، ک، ش، ص، ض، س، ر، ط، د، ت، ظ، ذ، ث، ز، ل، ن

ف، ب، م، و، ا، ی۔ حروف کی ترتیب میں خلیل نے ہندوستانی سنسکرت کے نحویین کا طریقہ اختیار کیا ہے اس لئے کہ یہ لوگ بھی حروف حلقیہ سے شروع کرتے ہیں اور حروف شفویہ پر ختم کرتے ہیں۔

خلیل بن احمد نے سلف کے دستور کے مطابق اس کتاب کا نام اس پہلے حرف سے رکھا ہے جس سے اس کتاب کی ابتدار ہوتی ہے اس لئے کہ عربوں کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ اپنی کتاب کا نام اس کے پہلے حرف سے رکھتے تھے مثلاً ہروی کی "کتاب الجیم" اس نے اس کتاب کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے اور اس کی ابتدار حروف جیم سے کی ہے اور اسی طرح ابو عمر شیبانی نے بھی اپنی کتاب کا نام "کتاب الجیم" رکھا ہے اس کے علاوہ "کتاب العین" "کتاب المیم" وغیرہ ہیں لیکن افسوس کہ ہم تک اس کا بہت تھوڑا حصہ پہنچ سکا۔

اس کتاب کی اہمیت وافادیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس دور میں کوئی ایسا معروف مشہور ماہر فن ادیب، لغوی ونحوی نہیں گذرا جس نے اس کتاب سے استفادہ نہ کیا ہو۔

اس کتاب کے مصنف کے بارے میں لوگوں کا بہت اختلاف ہے کہ آیا یہ خلیل کی تصنیف ہے یا کسی دوسرے کی۔

ابن ندیم نے کتاب الفہرست میں ابن درید کی روایت نقل کیا ہے کہ یہ کتاب بصرہ میں ۲۴۸ھ میں آئی جسکو کتابوں کے تاجر خراسان سے لائے تھے اور اس کے اڑتالیس حصے تھے ان لوگوں نے اس کتاب کو پچاس دینار میں بیچ دیا لیکن اس بات کا کہیں تذکرہ نہیں کہ یہ کتاب خلیل کی ہے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ اکثر عارفین کہتے ہیں کہ کتاب العین جو خلیل کی طرف منسوب ہے اصل میں اس کی تصنیف نہیں ہے بات صرف یہ ہیکہ اس نے اس کتاب کو تصنیف کرنا شروع کیا تھا اور اس کا ابتدائی حصہ ترتیب دے کر کے اس کا نام کتاب العین رکھا تھا اس کے بعد اس کی موت واقع ہوگئی اور اس کتاب کو اس کے شاگردوں میں سے نضر بن شمیل، مورج السدوسی، نصر بن علی جہضمی وغیرہ نے ــــــ مکمل کیا اور پہلے حصہ کو بھی دوبارہ مرتب کیا اسی لئے اس کتاب میں بہت زیادہ خلل واقع ہوا ہے اور یہ بات بعید از قیاس

ہیکہ خلیل جیسا ماہر فن اتنی غلطیاں کرتا، لیکن زیادہ تر لوگوں کا اس پر اتفاق ہے اور یہی بات زیادہ صحیح بھی ہے کہ یہ کتاب خلیل کی تصنیف کی ہوئی ہے لوگوں نے غلط طور سے اسکو دوسروں کی طرف منسوب کر دیا ہے اور اس میں حسد کو زیادہ دخل ہے اس لئے کہ جب بھی کوئی کسی چیز میں ترقی کرتا ہے تو اس کے حاسد اور جلنے والے پیدا ہو ہی جاتے ہیں اور اس میں زیادہ تر کوفیوں کا ہاتھ ہے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب خلیل نے تصنیف کی ہے لیکن موت نے اسے یہ کتاب مکمل نہ کرنے دیا اس کے بعد اس کے شاگردوں نے اسکو پوری کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے بلند معیار کو قائم نہ رکھ سکے اور یہ کتاب ناقص اور ڈھیلی رہ گئی۔

ابوبکر زبیدی نے اس کتاب کو مختصر کر کے شائع کر دیا جو بہت مقبول ہوئی اور لوگوں نے اسے اصل کتاب سے زیادہ پسند کیا اس لئے کہ اسمیں بہت اختصار کیا گیا تھا۔ جس کیوجہ سے لوگوں کو پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو گئی۔ بہر کیف کتاب العین مدتوں ادباء، بلغاء کی مرکز توجہ بنی رہی اور اس کی جامعیت و معنویت کے ساتھ خلیل کی طرف نسبت مسلّم رہی۔

کتابُ النقط والشکل :

خلیل بن احمد کی تصانیف میں یہ معروف و مشہور تصنیف ہے اور اپنے فن و افادیت میں ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہے ابن ندیم نے اس کا ذکر اسی نام سے کیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کا موضوع قرآن مجید میں نقطوں اور حرکات کے لکھنے سے تعلق رکھتا ہے ابن ندیم کی فہرست میں اس فن پر یہ پہلی کتاب ہے جس سے فضلاء یورپ نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ خلیل بھی وہ پہلا شخص ہے جس نے سریانی نمونوں کو سامنے رکھکر نقطوں اور علامتوں والی شکل یعنی (فتحہ، کسرہ، اور ضمہ) کو وضع کیا خلیل کی حکمت آمیز اور مفید و کارآمد باتیں بعض دوسری کتابوں میں بھی مذکور ہیں اور نحو، عروض اور لغت سے متعلق کلمات بھی، خلیل کی دوسری تصانیف کی طرح اسکو بھی بہت اہمیت و مقبولیت حاصل ہے اور جس سے خلیل کی ذہانت اور قابلیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے آج ساری

دنیا خلیل کی بیش بہا کتابوں سے استفادہ کر رہی ہے جس میں سے اس کی کتاب "کتاب النقط والشکل" بھی ہے جو اپنا ایک الگ مقام رکھتی ہے۔

کتاب العروض:

خلیل بن احمد کی تصانیف میں یہ معروف و مشہور تصنیف ہے، کتاب العمدہ کے اندر ابن رشیق قیروانی لکھتے ہیں کہ خلیل بن احمد وہ پہلا شخص ہے جس نے وزنوں کی تالیف اور اعاریض و ضروب کو جمع کیا۔ اور اس طرز کی ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام اسی مناسبت سے "کتاب العروض" رکھا۔

عروض اصطلاح میں بیت کے مصرع کے جزءِ آخر کو کہتے ہیں۔ یہ مؤنث کا صیغہ ہے عربی میں اس کی تثنیہ و جمع بھی مستعمل ہے بجز اس صورت کے کہ کلمہ کا اطلاق علم پر ہو اور بیت کے جزءِ آخر کو ضرب کہتے ہیں خواہ وہ کسی بھی بحر سے ہو۔ کتاب العروض خلیل کی یہ کتاب بھی معرکۃ الآرا کتاب ہے لیکن افسوس کہ اس کا اب پتہ نہیں چلتا ابن ندیم نے دو کتابوں کا ذکر کیا ہے جو اس دور میں لکھی گئیں ان میں سے ایک برزخ العروضی کی کتاب "النقض علی الخلیل وتغلیطه فی کتاب العروض" یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور ابن یحییٰ کے درباریوں میں سے تھا۔ دوسری کتاب ابوالحسن علی بن ہرون (متوفی ۳۵۲ھ) کی "کتاب الرد علی الخلیل فی العروض"، اس کے علاوہ ابونصر اسماعیل بن حماد الجوہری اور دیگر کئی لوگوں نے اپنی تصنیفات میں خلیل بن احمد سے اختلاف کیا ہے ان تمام اختلافات و اعتراضات کے باوجود تقریباً سبھی لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلیل ہی نے علم عروض کی ایجاد کی اور تمام اشعار عرب کو جانچا پرکھا اور انکو پانچ دائروں میں منقسم کر کے ان کی پندرہ بحریں مقرر کیں اور اس فن میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام بھی "کتاب العروض" رکھا۔

کہا جاتا ہے کہ خلیل نے مکہ شریف میں دعا مانگی تھی کہ اسکو ایسا علم عطا کیا جائے جو اس سے پہلے کسی کو نہ ملا ہو چنانچہ اس کی دعا قبول ہوگئی اور جب وہ حج سے واپس لوٹے تو اس پر علم عروض کا دروازہ کھل گیا۔

یاقوت حموی کا کہنا ہیکہ سروں کے تناسب اور گانے کے علم (علم الایقاع والنغم) سے اچھی طریقہ سے واقفیت اور یہی واقفیت خلیل کے لئے علم عروض کے ایجاد کا سبب بنی۔

جاحظ نے لکھا ہے کہ خلیل نے قصیدے اور چھوٹے چھوٹے رجز کے ٹکڑوں کے اوزان کے لئے وہ القاب وضع کیا جو عربوں کے یہاں مستعمل نہ تھا اور نہ وہ لوگ ان وزنوں کو ان ناموں سے پکارتے تھے یعنی (طویل، بسیط، مدید، وافر، کامل وغیرہ) اور نہ ان کے کلمات اوتاد، اسباب، جزم، زحاف کے معنوں میں مستعمل تھے۔ خلیل نے ان تمام کو یکجا کر کے کتاب العروض میں جمع کر دیا۔ کتاب لعقد میں علم عروض سے متعلق خلیل کے متعدد اقوال نقل کئے گئے ہیں خصوصاً تیسری جلد میں بذیل "کتاب الجوہرہ" اس حصہ میں ابن عبدربہ نے بغرض حفظ ضروب وعروض کی تعداد کے مطابق (۶۳) مقطعات خود نظم کر کے شامل کیا ہے اور ہر قطعہ کے آخر میں ایک بہت قدیم تظیین کیا ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ابن عبدربہ نے جو کچھ بھی اور بیش کیا ہے وہ خلیل کی بدولت اس لئے کہ کتاب الجوہر کی تصنیف کے وقت خلیل کا علم عروض ان کے سامنے تھا اور وہ خلیل بن احمد کی بڑائی کا قائل اور معترف ہے اور انکی کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ ابن عبدربہ نے اپنے اس بیت سے اعتراف کیا ہے۔

ولیس للخلیل من نظیر　　فی کل ما یاتی من الامور

لکنه فیه نسیج وحدہ　　وما مثله من قبله وبعده

ابن رشیق نے لکھا ہے کہ خلیل کے بعد علم عروض پر بہت سے لوگوں نے کتابیں لکھیں اور اپنے استنباط کی مقداروں میں اختلاف کیا یہانتک کہ ابونصر اسماعیل بن حماد الجوہری کی پہلی کتاب جسمیں اس نے خلیل کی مخالفت کی وہ یہ ہیکہ خلیل نے شعر کے وزن کے اجزاء آٹھ قرار دیئے دو پنج حرفی (فعولن، فاعلن) اور چھ سات حرفی (مفاعیلن، فاعلاتن، مستفعلن مفاعلتن، متفاعلن اور مفعولات) لیکن جوہری نے آخری وزن مفعولات کو حذف کر دیا اور یہ دلیل دی کہ مستفعلن بمفروق الوتد سے منقول ہے یعنی ایسے مستفعلن سے جسمیں نون لام سے پہلے آجائے کیونکہ اس کے زعم میں اگر مفعولات صحیح ہوتا تو صرف اس سے بھی کوئی بحر بنتی

جس طرح سے باقی اجزا رسے بنتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اوزان میں کوئی ایسا وزن نہیں ہے جسمیں صرف مفعولات آتا ہو اور نہ وہ کسی وزن میں مکرر آیا ہو ان تمام اختلافات و اعتراضات کے باوجود خلیل کی اس کتاب کی جامعیت، مرکزیت، انفرادیت و افادیت اپنی جگہ مسلم ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں دنیا کے بہت سے لوگ آج تک اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

کتابُ النغم وکتابُ الایقاع ؛

معجم الادباء اور کتاب الفہرست میں اس کتاب کو دو کتابوں کی حیثیت سے ذکر کیا گیا ہے اور حقیقت میں نغم اور ایقاع ایک مضمون کے دو پہلو ہیں چنانچہ صاحب کشف الظنون اس طرح لکھتے ہیں ؛

"فظهر لنا انه يشتمل على بحثين البحث الاول عن احوال النغم والبحث الثاني عن الازمنه فالاول يُسمٰى علم التاليف والثاني علم الايقاع"

اسحاق بن ابراہیم نے نغموں اور لحنوں کے متعلق ایک کتاب تصنیف کی اور اس کو ابراہیم بن المہدی کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسکو خوب سراہا اور داد دی اور کہا "لقد احسنت یا ابا محمد کثیر ما تحسن فقال اسحٰق بل احسن الخليل لانه جعل السبيل الاحسان"

خلیل کو کتاب موسیقی کا مصنف کہا گیا ہے ابو بکر محمد بن الزبیدی نے مختصر العین میں خلیل کو مصنف "کتاب الموسیقی" کہا ہے خلیل نے اسمیں نغموں کے اقسام کو جمع کیا ہے اور بحور کے انواع کا احاطہ کر کے ان سب کی تحدید و تلخیص کی ہے اور جہا نتک اس کی قسمیں پہونچتی ہیں اور جہاں تک اس کے اعداد کی انتہا ہوتی ہے ان سب کو ذکر کیا ہے اس طرح یہ کتاب عبرت گیروں کے لئے سرمایۂ عبرت اور حقیقت شناسوں کے لئے ایک نشان بن گئی۔

حوالہ جات

اسماء الکتب	اسماء المصنفین
(۱) کتاب المعارف	ابن قتیبہ

۲۔ الوفیات ج ۱	ابن خلکان
۳۔ تاریخ الآداب اللغۃ العربیہ	لجرجی زیدان
۴۔ تاریخ الادب العربی	احمد حسن الزیات
۵۔ نور القبس مختصر من المقتبس	یوسف بن احمد بن محمد
۶۔ الفہرست	ابن ندیم
۷۔ تہذیب التہذیب	ابن حجر
۸۔ تہذیب الاسماء	النووی
۹۔ کتاب الانساب	السمعانی
۱۰۔ کتاب الشعر و الشعراء	ابن سلام جمحی
۱۱۔ نزہۃ الالبار	الانباری
۱۲۔ بغیۃ الوعاۃ	علامہ سیوطی
۱۳۔ خلاصہ تہذیب الکامل	خزرجی
۱۴۔ الاعلام	الزرکلی
۱۵۔ معجم الادباء	یاقوت حموی

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂